آج بطور جُنّة کے بطور ڈھال کے میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ کو شیطانی وساوس سے بچاؤں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/اپریل ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ۔ غیر مطبوعہ)

☆ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اس کی تسبیح اور تحمید کرو اس کی طرف جھکو۔

☆ خلیفہ وقت کا یہ کام ہوتا ہے کہ جماعت کو درجہ بدرجہ آگے ہی آگے لئے جاتا چلا جائے۔

☆ تربیت کے مختلف مقامات ہیں اُن کو بلند کرنا آگے لے جانا خلیفہ وقت کا کام ہوتا ہے۔

☆ جب ہمارا ربّ کسی کو کسی مقام پر کھڑا کرتا ہے تو وہ تمام چیزیں اسے دیتا ہے جو اس مقام کو چاہئیں ہوں۔

☆ کسی عدد کا معین کر دینا گناہ اور بدعت نہیں بلکہ سنت نبوی کی اتباع ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے دنوں پہلے پیچش کی تکلیف رہی تھی مجھے اور پھر اس کے بعد ہیضے اور ٹائفائیڈ کے ٹیکا لگانے کے نتیجہ کا ردعمل جو ہوا اس کسی وجہ سے سر کا بھاری ہونا اور جسم کا دکھنا وغیرہ شامل ہوتے ہیں اس کے نتیجہ پر کمزوری پیدا ہوگئی آج گرمی بھی بہت ہے اس لئے مختصراً اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر فلاح دارین چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زندگیوں کے دن گزارو۔ ہر وقت اسے یاد کرو اس کی تسبیح اور تحمید کرو اس کی طرف جھکو صرف اسی سے دل لگاؤ صرف اسی سے محبت کا تعلق قائم کرو اور پختہ کرو غرض کہ ہر رنگ میں ہر لحاظ سے، ہر نقطۂ نگاہ سے اور ہر آن اسی کے ہو جاؤ اور اسی میں اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرو دنیا میں مختلف طبیعتوں کے انسان ہوتے ہیں مختلف تربیت حاصل کرنے والے انسان ہوتے ہیں ان کی تربیت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ درجہ بدرجہ ذکر کے مقامات ان سے طے کروائے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ بعض صحابہؓ نے بعض نیکیوں کے متعلق دریافت کیا کہ ہم بوجہ غربت کے ان میں پیچھے رہ جاتے ہیں نیکیوں کی کوئی اور راہیں ہمیں دکھائی جائیں تاکہ ہم اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہ جائیں تو آپ نے انہیں فرمایا کہ تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہا کرو تو بڑی نیکیاں تمہاری لکھی جائیں گی اور تم بڑا ثواب اپنے ربّ سے حاصل کرو گے جب امیروں کو پتہ لگا اُنہوں نے بھی یہ ورد کرنا شروع کر دیا کیونکہ مسابقت کی روح اس خدا کی محبوب جماعت میں پائی جاتی تھی۔

تو اگرچہ ذکر کثیر کا حکم ہے لیکن اس کثیر کو سمجھنے کے لئے مختلف مراتب کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ پندرہ، بیس، تیس دفعہ اگر وہ تسبیح و تحمید کر لیں تو ان کا دل تسلی پکڑ جاتا ہے کہ

ہمیں ذکر کثیر کا جو ارشاد ہوا تھا اس کی ہم نے تعمیل کر دی اور بعض ایسے بھی ہیں کہ ہزاروں بار ان کی زبان پر خدا کی حمد آتی اور پھر بھی ان کے دل کو تسلی نہیں ہوتی کہ جو حکم ان کو ذکر کثیر کا دیا گیا تھا اس کی تعمیل صحیح معنی میں صحیح رنگ میں وہ کر بھی سکے ہیں کہ نہیں۔

تو مختلف طبیعتیں ہیں مختلف تربیتی دوروں میں سے انسان گزرتا ہے اور خلیفہ وقت اور امام وقت کا یہ کام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو ترتیب کے مقامات میں سے درجہ بدرجہ آگے ہی آگے لئے جاتا چلا جائے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں بہت زیادہ مل جائے اسی لئے ایک وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو بارہ بارہ دفعہ تسبیح اور تحمید کی طرف توجہ دلائی تھی اور اب گزشتہ مہینے میں نے ساری جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ پچیس سال سے بڑی عمر کے احمدی دوست کم از کم دوسو بار تسبیح اور تحمید اور درود ان الفاظ میں پڑھیں۔ جو الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور جو پچیس سال سے کم عمر کے ہیں ان کے تین درجے بنا کر میں نے معین کر دیا تھا کم سے کم کو اور جس وقت یہ اعلان ہوا تو بہت سے خطوط دوستوں کی طرف سے مجھے ملے ہماری جماعت میں وہ بھی ہیں جو ہزاروں مرتبہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید اور درود پڑھنے کی توفیق پاتے ہیں ایسے دوستوں نے مجھے لکھا کہ آپ کی یہ تحریک بڑی مبارک ہے ہم دو سَو سے کہیں زیادہ بار ہم پڑھتے تھے لیکن آپ کے توجہ دلانے پر ہم روزانہ تہجد کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حمد اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا کریں گے بعض ایسے بھی تھے جو درود پڑھتے اور تسبیح اور تحمید تو کرتے تھے لیکن دوسو بار نہیں کرتے تھے انہوں نے لکھا کہ ہم خدا تعالیٰ کے بڑے زیر احسان ہیں کہ اس نے آپ کے ذریعہ ہماری توجہ اس طرف پھیری کہ کم از کم دوسو بار ہم اس شکل میں تسبیح اور تحمید اور درود پڑھا کریں اور ان میں سے بعض نے یہ بھی لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس تسبیح اور تحمید اور درود میں ہمارے لئے بڑی جلدی برکات کے سامان پیدا کر دیئے ہیں اور جو کام رکے ہوئے تھے ان کی روکاوٹیں دور ہو گئیں۔ ایک دوست نے تو لکھا کہ ابھی سولہ دن نہیں ہوئے تھے۔ تو ایک دو میرے کام جو سالہا سال سے رکے ہوئے تھے وہ روکاٹیں دور ہو گئیں اور میرا کام ہو گیا صرف پاکستان سے ہی نہیں بلکہ غیر ملکوں سے بھی خطوط آئے اللہ تعالیٰ کی محبت، محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق کا اظہار بڑوں نے بھی اور بچوں نے بھی کیا اور وہ اس وجہ سے

بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے خلیفہ کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ جماعت کو اتنی طرف متوجہ کر سکے کہ کثرت کے ساتھ درود پڑھا جائے اور کم از کم اسی تعداد میں پڑھا جائے۔

ہماری جماعت میں سینکڑوں ایسے بھی ہیں جن پر یہ صادق آتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔(الانعام:۱۶۳) جن کی زندگی کا ہر لمحہ ہی خدا تعالیٰ کے ذکر میں خرچ ہونے والا ہے جب وہ سوتے ہیں تو بیداری کے لمحات کو کچھ اس طرح اپنے ربّ کی یاد میں گزارا ہوتا ہے کہ ان کے خوابیدہ لمحات بھی خدا تعالیٰ کے ذکر میں خرچ ہونے والے لمحات شمار ہوتے ہیں ایسے لوگوں نے بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ایک اور موقع ہمیں نصیحت حاصل کرنے کا مل گیا ہے اور ہم بڑے تعہد سے اپنی زندگیوں کو خدا کی راہ میں گزار لیں گے اور کوئی غفلت اور کوئی کوتاہی اور کوئی شیطانی وسوسہ بیچ میں رخنہ نہیں دال سکے گا۔

تو مختلف طبائع ہیں، تربیت کے مختلف مقامات ہیں، جن پر جماعت کے مختلف طبقات ٹھہرے ہوئے ہیں یا پہنچے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کو بلند کرنا، آگے لے جانا یہ خلیفہ وقت کا کام ہوتا ہے اور کبھی مالی تحریکیں، کبھی قربانیوں کے دوسرے طریق کبھی اصل چیز جو ذکر ہے۔ دراصل خدا تعالیٰ کی راہ میں جو کام بھی کیا جاتا ہے وہ ذکر کی بنیادوں پر ہی کھڑا ہوتا ہے اور قائم رہتا ہے بچے تھے ایسے بچے جن کو میں نے کہا تھا کہ ابھی زبان سیکھ رہے ہیں چند بار اگر ہم ماں باپ یا ان کے گارڈین یا ان کے استاد ان کے منہ سے خدا تعالیٰ کی حمد، اس کی تسبیح اور درود کے کلمات کہلوا دیں تو ان کی زندگیوں میں برکت پیدا ہوگی ان کی روح کی وہ کھڑکی جو ربّ کی طرف کھلتی ہے وہ کھل جائے گی۔

بہت سارے دوستوں کے خطوط ملے ہیں بعض دوست نہیں لکھتے لیکن جو لکھنے والے ہیں وہ ان کے نمائندے ہوتے ہیں اپنے طبقات کے اپنے گروہ کے بہت سارے دوستوں نے خطوط لکھے ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو یہ درود اس رنگ میں کہلوانا شروع کیا ہے پھر وہ تین پر یا پچیس پر یا سَو پر یا دوسَو پر قائم نہیں رہتے عادت پڑ جاتی ہے وہ آگے چلتے ہیں۔

تو جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس تحریک پر تعہد کے ساتھ عمل کیا ہے اور جہاں وہ لوگ جو دوسَو سے کہیں زیادہ درود پڑھنے والے اور تسبیح وتحمید کرنے والے تھے انہوں نے بھی آگے ہی قدم بڑھایا ہے اور جو لوگ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق میں نے کہا تھا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:۱۶۳) ان پر صادق آتا ہے ان کے دلوں میں بھی بشاشت پیدا ہوئی ہے اعتراض پیدا نہیں ہوا۔

لیکن کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں اور ان کے دل شیطانی وساوس کی آماجگاہ بن جاتے ہیں اب تحریک یہ تھی کہ کم سے کم اتنی بار درود پڑھا جائے اور اعتراض یہ ہوگیا کہ تعداد معین کر دینا یہ درست نہیں اوّل تو یہ کہ معین تعداد کی کس نے؟ کم سے کم تو تعداد کی تعین نہیں ہوتی وہ تو کم سے کم معیار بتا رہا ہوتا ہے جو شخص یہ سمجھا ہے کہ تعین نہیں ہونی چاہئے اس کا فرض ہے کہ وہ دوسو دفعہ تو گن لے اور اس کے بعد اَن گنت درود اور تسبیح اور تحمید کرتا رہے جیسا کہ مخلصین نے اس سے یہی سمجھا اور اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وہ وارث بنے۔

دوسرے یہ کہ یہ کس نے کہا کہ جائز ہے اب کمزور ایمان والے شارع تو نہیں سمجھے جاسکتے نہ ان کے فاسد خیالات کو شریعت کا حصہ سمجھا جاسکتا ہے حضرت نبی اکرم ﷺ کے متعلق جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے حدیث میں جو پختہ ہے جس میں کمزوری نہیں یہ آتا ہے کہ آپ نے غرباء کو ایمان میں آگے بڑھنے اور ثواب زیادہ حاصل کرنے کے لئے ایک نسخہ بتایا تھا وہ معین تھا پھر نبی اکرم ﷺ کی اپنی سنت یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو امام بخاری نے اپنی ایک کتاب میں بیان کی ہے کہ آپ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو انگلیوں پر کلمات پڑھتے دیکھا اور انگلیوں پر گنتی کرتے جاتے تھے اس سے واضح ہوتا ہے کہ بعض ذکر ایسے ہیں کہ جن کو گننے میں کوئی برائی نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کو ذکر کے بعض حصے انگلیوں پر گن لینے چاہئیں تاکہ اس طرح بھی آپ کے ساتھ ہمارے پیار کا اظہار ہو تو اگر بعض ذکر نبی اکرم ﷺ نے بھی گن کے کئے ہیں تو گنتی پر اعتراض نہیں ہوسکتا یہ اعتراض تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ پر پڑے گا!!!۔ایک دفعہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے نگران بورڈ کے نام سے ایک مجلس قائم تھی وہیں ذکر ہوا اور مرزا عبدالحق صاحب اور دیگر احباب نے کہا کہ آپ یہ تحریک کریں تین سو بار تھی غالباً وہ تحریک اور ساری جماعت کے لئے نہیں تھی اس وقت بھی بعض کمزوروں کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا تھا کہ یہ بدعت شنیعہ ہے یعنی ایسے لوگوں کا درود پڑھنا معینہ تعداد میں جو پہلے اس تعداد میں درود نہیں پڑھا کرتے تھے یہ بدعت شنیعہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر زیادہ درود بھیجا جا رہا ہے یہ کمزوری ایمان کی علامت تھی اور ہم اس وقت

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ وقت کی ڈھال کے پیچھے پناہ لئے بیٹھے تھے۔ ایسے معترضین کو جرأت نہیں ہوئی کہ حضور کے سامنے یہ اعتراض پیش کر کے اپنی اصلاح کا سامان پیدا کرتے۔

بہر حال ہم اس پناہ کے نیچے تھے اب اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے لئے بطور پناہ کے مقرر کیا ہے اور اس میں میری کوئی خوبی نہیں جب اس نے کہا کہ میں تجھے جُنَّة بناتا ہوں جماعت کے لئے تو ساتھ یہ بھی واضح کیا کہ جُنَّة بننے کے لئے جس قسم کی طاقتیں تجھے چاہئیں ہوں وہ میری طرف سے عطا کی جائیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام ان کمزور انسانوں کی طرح نہیں ہوتے یا ان پاگلوں کی طرح جو بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ ''جا، اسان تینوں بادشاہ بنایا'' ان میں نہ کوئی بات ہوتی ہے اور نہ کوئی بادشاہ بنانے کی طاقت ہوتی ہے اس شخص میں نہ بادشاہ بنا سکتا ہے نہ کچھ دے سکتا ہے لیکن جب ہمارا ربّ کسی کو کسی مقام پر کھڑا کرتا ہے تو وہ تمام چیزیں اسے دیتا ہے جو اس مقام کو چاہئیں ہوں۔

تو آج بطور جُنَّة کے بطور ڈھال کے میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ کو شیطانی وساوس سے بچاؤں اور اسی لئے اس اعتراض کا یہاں میں نے ذکر کیا ہے اگر کوئی شخص آپ میں سے کسی کے پاس آ کر یہ کہے کہ یہ بدعہ شنیعہ ہے یعنی ایسی بدعت ہے جو بُری ہے ایسی بدعت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی تسبیح اور اس کی تحمید اور نبی اکرم ﷺ پر درود جو پہلے نہیں بھیجا کرتے تھے اب بھیجنے لگ گئے ہیں بہت بُری بات ہے تو آپ اس کی بات نہ سنیں شیطان نے اس کے دل پر اور اس کی زبان پر اور اس کے ذہن اور دماغ پر وار کیا ہے اور وہ کامیاب ہوا۔ آپ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور ایسے شخص کو قابل رحم سمجھیں اور اس کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو ہدایت کے لئے کھولے اور اس کی زبان کو ایسا بنائے کہ وہ اس کے ذکر میں مشغول ہو اور اس کے ذکر پر اعتراض کرنے والی نہ ہو۔

یہ آپ پر ہر صورت میں فرض عائد ہوتا ہے خود نبی اکرم ﷺ نے معین تعداد میں بعض لوگوں کو درود پڑھنے کے لئے تسبیح و تحمید پڑھنے کے لئے درود تو نہیں میرے ذہن پر لیکن تسبیح اور تحمید پڑھنے کے لئے اور اس کی کبریائی کے بیان کے لئے خود معین تعداد میں حکم دیا اسی سنت کی اقتدا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چوہدری رستم علی کو لکھا کہ

''اگر تین سَو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہوگا'' تو تین سَو مرتبہ کی تعین کر دی اصل اعتراض تو تعیین کا ہی تھا نہ؟؟ تو یہ اعتراض مجھ سے آگے بڑھ کے نشانہ خطا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جا پڑتا ہے‘‘۔

اسی طرح سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

’’میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ بھی اس تشویش کے وقت اکیس مرتبہ کم از کم استغفار اور سَو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے دعا کیا کریں‘‘۔

اسی سنت کی اتباع میں مئی ۱۹۴۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تھا جس کی طرف میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ مرتبہ روزانہ تسبیح وتحمید اور درود شریف پڑھا کریں جماعت کے دوست۔

تو کسی عدد کا معین کر دینا گناہ اور بدعت نہیں بلکہ سنت نبوی کی اتباع ہے اور جو شخص نبی کریم ﷺ کی سنت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے طریق کو بدعت قرار دیتا ہے وہ بیمار ہے اسے اپنی اور آپ کو اس کی فکر کرنی چاہیئے۔خصوصاً اس تھوڑے سے عرصہ میں ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گزرا اس پر ویسے تو دوستوں نے اس دن کا انتظار نہیں کیا کم از کم کی شرط تھی نا؟؟ جس کو جس وقت پتہ چلا کہ یہ تحریک کی گئی ہے انہوں نے اس تعداد سے زیادہ پڑھنا شروع کر دیا اور بیسیوں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی برکت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق کے طفیل بہت سے اپنے بند دروازے کھلوائے اور رکے ہوئے کام جاری کروا دیئے۔

شیطان کا کام ہے دلوں میں وسوسہ پیدا کرنا وہ اپنا کام کرتا ہی چلا جائے گا، ہمارا کام ہے شیطان کے ہر وار کو ناکام کر دینا ہمیں اپنے فرض کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور چونکہ ہم میں کوئی طاقت نہیں اس لئے وہ جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ اور منبع ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس سے طاقت لے کر اس کے نام کو دنیا پر بلند کرنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆